REGD: No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۱ امان ۱۳۳۸ ہش | ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے

خاص دُعا کی تحریک

”حضور ایدہ اللہ کو پہلے کی نسبت بہت خفیف سا افاقہ ہے“

ربوہ ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

”پہلے کی نسبت بہت خفیف سا افاقہ ہے“

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور پاؤں میں درد کے باعث کافی دنوں سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب آخری عشرہ رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے؛ آمین اللّٰھم آمین

بعض خاص دُعاؤں کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

گزشتہ سال رمضان کے آخر میں مَیں نے والدہ مظفر احمد کی صحت اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور عزیز مرزا مظفر احمد کی اولاد کے لئے دعا کی تحریک کی تھی اور میں دوستوں کا شکرگزار ہوں۔ کہ انہوں نے اس معاملہ میں خاص توجہ فرمائی چنانچہ اب تک مجھے اس بارہ میں بعض احباب کے خطوط آرہے ہیں۔ کہ وہ ان سب کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے احباب کو جزائے خیر دے۔ اور جس طرح انہوں نے میری تحریک پر میرے عزیزوں اور دوستوں کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو بھی دور فرمائے۔ اور ان کو حسنات دارین سے نوازے آمین۔ اب میں پھر جبکہ رمضان کا آخری عشرہ آگیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ذیل کی دعاؤں کے لئے تحریک کرتا ہوں۔ اور ان کے اخلاص اور محبت پر بھروسہ رکھتے ہوئے یقین کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق ان دعاؤں کی طرف توجہ فرمائیں گے وجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) میرا بڑا لڑکا عزیز مرزا مظفر احمد ابھی تک اولاد سے محروم ہے۔ گزشتہ سال کی تحریک پر مجھے محترم حضرت نیّر صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نے مجھے میری ایک دیرینہ خواب یاد دلائی تھی۔ کہ مظفر کے گھر بیس سال کے بعد اولاد ہوگی۔ سو گو خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور اصل حقیقت خدا ہی جانتا ہے۔ مگر بظاہر اب یہ بیس سال گزر رہے ہیں۔ لہٰذا میں اپنے تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں پھر اپیل کرتا ہوں کہ وہ عزیز مظفر احمد سلمہٗ کی اولاد کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ شاخ بے ثمر نہ رہے وما ذالک علی اللہ بعزیز وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

(۲) اسی طرح میں نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے لئے بھی تحریک کی تھی۔ کیونکہ وہ بھی ابھی تک نرینہ اولاد سے محروم ہیں۔ چوہدری صاحب بہت مخلص اور خدا کے فضل سے خدمت دین کا خاص جذبہ رکھتے ہیں۔ اور اس بات کے حقدار ہیں کہ دوست ان کو اپنی خاص دعاؤں میں جگہ دیں۔

(۳) میرے گھر سے بھی زائد از چار سال سے ایسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو کر بالکل بستر کے ساتھ لگ چکی ہیں۔ اور ان بے بسی کی وجہ سے بہت بے چین رہتی ہیں۔ اور ان کی بیماری کا لازماً مجھ پر بھی اثر پڑتا ہے۔

(۴) لہٰذا ان کو بھی احباب کرام اپنی دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔

یہ عاجز اپنے سب احباب کو دلی اخلاص کے ساتھ دعاؤں میں یاد رکھتا ہے۔

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء

محترم شیخ مبارک احمد صاحب بخیریت نیروبی پہنچ گئے

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نیروبی سے اطلاع دیتے ہیں کہ رئیس التبلیغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب آپ کے اہل و عیال اور مکرم جناب حافظ محمد سلیمان صاحب بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے ہیں جماعت احمدیہ نیروبی کے احباب اور خواتین نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ان کا استقبال کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشرقی افریقہ میں ان سب کا ورود اسلام اور احمدیت کے لئے مبارک کرے آمین

اعلانِ دُعا

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور

احباب کی اطلاع کے لئے مَیں یہ اعلان کرتی ہوں۔ کہ میں رتن باغ لاہور سے منتقل ہو کر

Palm View
5 Davis Road Lahore

کوٹھی میں آگئی ہوں۔ احباب ان مبارک ایام میں خصوصیت سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نئے مکان کو میرے لئے بابرکت فرمائے آمین نیز میری طبیعت خراب رہتی ہے۔ میری صحت کے لئے بھی احباب دعا فرماتے رہیں۔

یکم اپریل کو میری لڑکی آصفہ بیگم و عزیز مبشر احمد مع بچوں کے لنڈن سے پاکستان واپس آرہے ہیں۔ ان کی بخیریت واپسی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں ـــ امید ہے سب احمدی بھائی بہن مجھے آئندہ خط لکھتے وقت میرے نئے پتہ پر لکھا کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسارہ مبارکہ بیگم

ضروری تصحیح

اخبار الفضل کے یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے پرچہ میں حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سلمہٗ کی تقریر ”ذکرِ حبیب“ کی قسط نمبر ۲ شائع ہوئی ہے۔ یہ تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر فرمائی تھی۔ اس میں ایک حوالہ اخبار چودھویں صدی راولپنڈی یکم فروری ۱۸۹۰ء کا دیا گیا ہے۔ احباب اس کی بجائے اخبار چودھویں صدی راولپنڈی یکم فروری ۱۸۹۷ء پڑھیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء

خدمتِ خلق کا جذبہ

پچھلے دنوں پاکستان میں ارباب حکومت نے پاکستانیوں کی توجہ اس طرف تو دلائی تھی کہ پاکستانی مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ملک کے معرض وجود میں آنے کے بعد کروڑوں روپیہ کمایا ہے اگر ایسے لوگ اپنا فالتو مال خدمت خلق کے کاموں میں صرف کریں۔ تو ملک کی حالت میں بہت بڑی اچھی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک آدھ ایسی مثالیں اس کے بعد اخبارات میں دیکھی گئیں۔ کہ مخیر لوگوں نے اپنا مال ایسے کاموں کے لئے دیا ہے۔ اور ٹرسٹ قائم کئے ہیں۔ اور اخبارات میں بھی کچھ دن اس کا چرچا رہا ہے۔ لیکن ایک آدھ مثال اگرچہ ابتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ لیکن ملک کی عام بیداری اور فرض شناسی پر دال نہیں۔

بے شک بعض خدمت خلق کے ادارے ہمارے ملک میں بھی کچھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن وہ ملکی ضروریات کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ جب تک عوام و خواص میں ایک جوش پیدا نہیں ہوگا۔ اور دولت مند لوگ خدمت خلق کے کاموں میں وسیع پیمانے پر دلچسپی نہ لینے لگیں گے۔ اس وقت تک ہماری قومی ترقی خاطر خواہ نہیں ہو سکے گی۔ ہماری عادت ہو گئی ہے کہ ہم اپنے تمام کاموں کے لئے حکومت کا مونہہ دیکھتے ہیں۔ حالانکہ حکومتیں خواہ کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہوں۔ قومی ترقی کے کاموں میں محدود حصہ ہی لے سکتی ہیں۔ جو اجتماعی کام خاص طور پر حکومتوں نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ ان کی تکمیل کے لئے بھی ہمارے جیسے پسماندہ ملک میں روپیہ کافی نہیں ہے جیسا کہ یورپین ممالک کی مثال سے واضح ہے جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ ملک کی اکثر اجتماعی ضروریات عوام و خواص ہی زیادہ تر پوری کرتے ہیں۔

یہ نہیں کہ ہمارے ملک میں ایسے مخیر اصحاب موجود نہیں۔ لیکن ان کی موجودگی قلیل، قال کا حکم رکھتی ہے۔ جو قوموں کی ترقی کے لئے مکتفی نہیں۔ وہ قومیں آج زندہ قومیں ہیں۔ جن میں استعداد باہمی اور خدمت خلق کی بیداری معیاری پوزیشن اختیار کر چکی ہے۔ اور جو خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا جانتی ہیں۔ اور قوم کے لئے مال و جان کی قربانی کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں میں بھی جماعت احمدیہ قربانی کرنے میں آگے ہے۔ اور باوجودیکہ احمدی باقاعدہ طور پر اپنی آمدنیوں کا ایک حصہ تبلیغ اسلام کے لئے دیتے ہیں۔ خدمت خلق کے ہنگامی کاموں میں بھی بیدار قوموں سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور ضرورت کے وقت دل کھول کر مال و زر لٹانے سے گریز نہیں کرتے۔

آج جو ہم مغربی ممالک میں ترقی دیکھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے عوام و خواص بیدار ہیں۔ اور ہر کام میں اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہونچاتے ہیں۔ خدمت خلق کو ہی دیکھئے۔ تو آپ کو ان ممالک میں بات بات پر ایسے خدمت خلق کے ادارے ملیں گے۔ جن کو عوام کی مدد سے چلایا جاتا ہے۔ سینکڑوں تعلیم گاہیں اور ہزاروں دوسرے خدمت خلق کے ادارے ایسے ہیں جن کو ایک آدمی نے شروع کیا لیکن بعد میں دوسرے لوگوں نے ان کی افادیت کو محسوس کر کے ان کی مالی اعانت میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور جو چیز بظاہر پہلے معمولی سی تھی بڑھتے بڑھتے ایک بہت بڑا ادارہ بن گئی۔ اور شہر بہ شہر ہی نہیں بلکہ ملک بہ ملک اس کی شاخیں کھل گئیں۔ اور آج وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

عیسائی مشنوں ہی کو لیجئے بہت سے ایسے مشن ہیں جن کا خرچ ایک ہی شخص پورا کرتا ہے۔ اور یہ مشن وسعت میں نہ صرف یورپ میں بلکہ تمام دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ بے شک آج یورپین ممالک بڑے دولت مند ہیں۔ اور بہت سا روپیہ وہ خدمت خلق میں خرچ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس جذبہ کو نہیں بھولنا چاہیئے جو ان لوگوں سے ایسے عظیم خدمت خلق کے کام کرواتا ہے۔ یہ عوام و خواص کا جذبۂ خدمت خلق ہی ہے۔ جو ان کی جیبوں سے اتنا روپیہ نکلوا لیتا ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے خدمت خلق کے ادارے چل رہے ہیں۔

آج اس معاملے میں جو قوم سب سے پیچھے ہے۔ وہ شاید مسلمان قوم ہے۔ ذیل میں ہم ایک نوٹ صدق جدید سے نقل کرتے ہیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ مسلمانوں کا اس بارے میں کیا مقام ہے۔ فھو ھذا

"ایک اپیل اور اس کا حشر۔ افضل العلماء ڈاکٹر عبدالحق کرنولی مرحوم کی ایک اچھی یادگار علاوہ دوسری یادگاروں کے ان کا اپنے وطن میں قائم کیا ہوا عثمانیہ کالج بھی تھا۔ اور اسکے لئے متعدد ترقیاں اور اضافے ان کے پیش نظر تھے۔ ان کی وفات کے بعد عثمانیہ کالج کمیٹی کے صدر عبدالحمید خانصاحب (امیر محل رویا پیٹھ مدراس ۱۴) اور سات دوسرے ممبروں کی طرف سے ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے تین چار لاکھ کے سرمایہ کی فراہمی کی ایک اپیل انگریزی میں شائع ہوئی اس کا جو حشر ہوا۔ اسے مرحوم کے بڑے صاحبزادے حاجی انوارالحق ایم۔اے ایم لٹ استاد عربی (مدراس یونیورسٹی) کے ایک نجی مکتوب میں پڑھیئے۔

"اپیل کے شائع ہونے کے دوسرے ہی تیسرے دن مدراس کے لاٹ پادری کی جانب سے دوسو روپیہ کا عطیہ موصول ہوا۔ موصوف کا والد مرحوم سے کوئی ذاتی تعلق نہ تھا۔ صرف ایک نیک کام میں اعانت مقصود رہی۔ اسی طرح کا ایک اور عطیہ جنوبی افریقہ کے ایک انگریز مسیحی کا موصول ہوا۔ ایک ہندو وکیل جو کوئمبٹور میں مقیم ہیں۔ اور والد مرحوم کے معتقد ۵۰ روپے انہوں نے بھیجے۔ اور اپنوں میں صرف جناب رشید احمد صاحب صدیقی (علی گڑھ) کے ہاں سے ۵۰ روپے کی رقم موصول ہوئی ہے"۔

اپیل کا یہ حشر جتنا حسرت ناک ہے۔ اسی قدر سبق آموز بھی ہے۔ — جو کام اپنوں کے کرنے کا تھا۔ اس کے لئے غیروں کے قدم کس مستعدی اور فرض شناسی کے ساتھ اٹھ رہے ہیں۔ اور اپنوں کے قدم (الا ماشاء اللہ) کتنے پیچھے رہے ہیں۔ اور یہ مثال اپنی نوعیت میں پہلی نہیں۔ روزمرہ یہی مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ ابھی معاملہ کسی سینما کا۔ کسی کلچرل شو کا ہوتا تو آپ دیکھتے کہ اپنوں ہی کے قدم سب سے پہلے اٹھتے"۔

(صدق جدید ۲۰ مارچ ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ کی علالت کے پیش نظر دوست ملاقات کیلئے تشریف نہ لائیں

جیسا کہ احباب جماعت کو اخبار کے ذریعہ سے علم ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کا اعلان متواتر ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی دوست باہر سے ملاقات کے لئے آ جاتے ہیں۔ اور نہ صرف عام دنوں میں بلکہ جمعہ کے دن بھی۔ لہذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جب تک حضور کی طبیعت ناساز ہے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔ امید ہے احباب اس کی پابندی کریں گے:

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

درخواستِ دعا

خاکسار کے بھتیجے عزیز عبدالسلام صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کی طرف سے سخت بیماری کا تار موصول ہوا ہے۔ ان کی بیوی اور ان کے داماد عزیز نصیر احمد بھٹی بھی مدت سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ خاکسار بھی بوجہ ضعیف العمری اور اعصابی کمزوری کے بیمار رہتا ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے سب کو کامل صحت بخشے۔ اور جملہ پریشانیاں دور فرمائے

خاکسار۔ قاضی محمد عبداللہ بھٹی از ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

مسجدوں کی رونق بنو

اور دعاؤں پر زور دو

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر رحمت بھیجی ہے اور ان کے لئے خاص برکت کی دعا فرمائی ہے جن کا دل "مسجد میں لٹکا رہتا ہے"۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان دین و دنیا کے سارے کام چھوڑ کر صرف مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے۔ یہ طریق یقیناً اسلامی تعلیم کے خلاف اور اس مجاہدانہ زندگی کے مغایر ہوگا جس پر ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کو قائم فرمانا چاہتے تھے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ فضّل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃً "یعنی خدا نے دین کے رستہ میں جدّ و جہد کرنے والوں اور اسلام کی ترقی میں کوشاں رہنے والوں کو گھر میں بیٹھ کر نماز روزہ کرنے والوں پر بڑی فضیلت دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ لا رُھبانیۃ فی الاسلام "یعنی اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص دنیا کو کلی طور پر ترک کر کے اور حقوق العباد کو یک قلم بھلا کر صرف نماز روزہ کے لئے وقف ہو جائے کیونکہ یہ بات انسانی فطرت اور پیدائش خلق کے بنیادی نظریہ کے خلاف ہے۔ اسلام تو انسان کی ترقی اور اسے خدائی انعامات کا حقدار بنانے کے لئے اس بات کا قائل ہے جو کسی شاعر نے بظاہر ان متضاد الفاظ میں کہی ہے کہ :-

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کیا مراد ہے جو آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ رَجلٌ قلبُہ مُعلّقٌ بالمسجد اذا خرج منہ حتیٰ یعود الیہ "یعنی وہ شخص خدائی کے خاص سائے کے نیچے ہے کہ جب وہ نماز پڑھ کر مسجد سے باہر آتا ہے۔ تو گویا اپنے دل کو مسجد میں ہی لٹکا ہوا چھوڑ آتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ پھر دوسری نماز کیلئے مسجد میں پہنچ جائے۔" سو ہوشیار ہو کر سُن لو کہ جیسا کہ خود ان الفاظ میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس حکیمانہ ارشاد سے یہی مراد ہے کہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بے شک مسجدوں سے باہر آؤ اور دین و دنیا کے کاموں میں حصہ لو اور حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد میں بھی بہترین نمونہ بنو مگر تمہیں خدا کی عبادت میں ایسا شوق و ذوق حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ گویا مسجد سے باہر آنے کے بعد بھی تمہارا دل مسجد میں ہی لٹکا رہے اور تم اس انتظار میں رہو۔ کہ کب پھر حیّ علی الصلوٰۃ کی آواز آئے اور کب تم دوبارہ خدا کی عبادت کے لئے مسجد کی طرف لپکتے ہوئے پہنچو۔ یہ وہی حقیقت ہے۔ جسے حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا نے ان پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ بسا اوقات رسولِ پاک گھر میں ہمارے پاس بیٹھے ہوئے اس طرح پیار و محبت کی باتیں کرتے تھے کہ گویا آپ کی توجہ کا مرکز ہم ہی ہیں۔ مگر جب آذان کی آواز آتی تھی۔ تو آپ ہمیں چھوڑ کر اس طرح اُٹھ کھڑے ہوتے تھے کہ "گویا آپ ہمیں جانتے ہی نہیں"۔ اسی حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات ان الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ:-

دست باکار و دل بایار

"یعنی ہاتھ تو کام میں لگا ہوا ہے مگر دل کی تمام توجہ دوست کی طرف ہے"

اس وقت یہ خاکسار مثال کے طور پر اپنے تین ایسے مرحوم دوستوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو اس کیفیت کے حامل تھے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ میری مراد (۱) حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور (۲) حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم اور (۳) حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب مرحوم سے ہے۔ یہ تینوں بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ اور انہیں خدا کے فضل سے وہ مقام نمایاں طور پر حاصل تھا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ :-

قلبہ معلّقٌ بالمسجد

"یعنی مبارک ہے وہ انسان جس کا دل گویا ہر وقت مسجد میں لٹکا رہتا ہے۔"

یہ بزرگ (اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے) بیوی بچے بھی رکھتے تھے۔ ان کے حقوق بھی ادا کرتے تھے۔ اپنے مفوضہ کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ دوستوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھتے تھے۔ حسب ضرورت بازار سے سودا سلف بھی لاتے تھے۔ بعض اوقات معصوم تفریحوں میں بھی حصہ لیتے تھے۔ الغرض "دست باکار" کا ایک نہایت عمدہ نمونہ تھے۔ مگر باوجود اس کے وہ مسجدوں کی رونق بھی تھے اور "دل بایار" کی ایسی دلکش تصویر پیش کرتے تھے کہ اب تک ان کی یاد سے روح سرور حاصل کرتی اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ہم سب کے آقا اور سردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا یہ حال تھا کہ آپ کی جوانی میں جب ایک شخص نے ہمارے دادا سے دریافت کیا کہ آپ کا ایک لڑکا تو اکثر نظر آتا ہے مگر کہتے ہیں کہ آپ کا ایک اور لڑکا بھی ہے وہ کہاں رہتا ہے؟ دادا نے فرمایا "اس کا کیا پوچھتے ہو؟ مسجد میں دیکھو کسی صف میں لپٹا پڑا ہوگا"!

میں اس بات کو مانتا ہوں اور اسے پھر دُہراتا ہوں کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت انسان کی زندگی کا مجاہدانہ پہلو اس کے قاعدانہ پہلو سے بہتر بلکہ بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ جہاں ایک قاعد انسان یعنی محض گھر یا مسجد میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنے والا شخص صرف اپنی ذات کے لئے زندگی گزارتا ہے وہاں ایک مجاہد انسان خدا کا سپاہی ہوتا ہے جو دین کی ترقی کے لئے شب و روز مصروف رہتا اور اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ پس فرق ظاہر ہے۔ مگر جہاں میں اس بات کی اپیل کر رہا ہوں کہ "مسجدوں کی رونق بنو" وہاں میری مراد ہرگز یہ نہیں کہ جہاد کی صف کو چھوڑ کر گھر یا مسجد میں دھونی رما لو بلکہ مراد یہ ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح تبلیغ کے جہاد کے علاوہ نفس کے جہاد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ بعض اوقات آپ نماز میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور اس درد و سوز کے ساتھ دعائیں کرتے تھے کہ گویا کوئی ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے دشمن کے مقابل پر بھی آپ کا قدم ہمیشہ صفِ اوّل میں ہوتا تھا۔ اور جہاں وقتی ریلے کے سامنے بڑے بڑے جری صحابہ کے پاؤں بھی اُکھڑنے لگتے تھے وہاں آپ ایک شیر کی طرح للکارتے ہوئے آگے بڑھتے تھے کہ

انا النبیّ لا کذب
انا ابن عبد المطلب

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حد درجہ جمالی شان کے باوجود جہاد کی صف میں کھڑے ہو کر اسلام کے دشمنوں کو کس جلال سے پکارتے ہیں کہ :-

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اور جب ریاضت اور نفس کے مجاہدہ کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو مسلسل چھ ماہ تک روزے رکھتے چلے جاتے ہیں۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ "مسجدوں کی رونق بنو" تو میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جہاد بالقلم یا جہاد باللسان کو ترک کر کے محض نماز روزے میں لگ جاؤ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاد کے واسطے اپنے نفسوں میں سٹیم بھرنے اور تیاری کرنے اور ہر آن تازہ دم رہنے کے لئے نماز روزے کے ذریعہ طاقت حاصل کرو۔ قرآن مجید فرماتا ہے :-

یاایھا الذین اٰمنوا
استعینوا بالصبر و الصلوٰۃ

"یعنی اے مومنو تم جہاد کے واسطے نماز اور روزے کے ذریعہ طاقت حاصل کیا کرو"

اس آیت میں عربی محاورہ کے مطابق "صبر" کے لفظ میں ثابت قدمی اور ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے علاوہ روزہ بھی مراد ہے کیونکہ روزہ میں بھی انسان کو تکلیف کے مقابلہ پر اپنے نفس کو روک کر رکھنا پڑتا ہے۔ اور یقیناً اچھا مجاہد وہی ہے جو اس زمانہ میں قلم اور زبان اور مال کے جہاد کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کے ساتھ بھی جہاد جاری رکھتا ہے اور رمضان کا مہینہ

تو خصوصیت سے نفس کے جہاد کا مہینہ ہے۔ پس اب جبکہ رمضان کا آخری عشرہ جو رمضان کا مبارک ترین حصہ ہے شروع ہونے والا ہے۔ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جہاں تک ان میں طاقت ہو اور ان کے حالات اجازت دیں وہ مسجدوں کی زیادہ سے زیادہ رونق بننے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے مسجدوں میں ہر وقت بیٹھنے کی ضرورت نہیں (سوائے اس کے کوئی دوست **اعتکاف** بیٹھنے کی سعادت حاصل کریں) بلکہ جہاں تک ممکن ہو اور کوئی جائز عذر بیماری یا سفر وغیرہ کا نہ ہو مسجدوں میں جاکر نماز باجماعت ادا کرنے اور مسنون نفل نمازیں پڑھنے کی پوری پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ اور اس عبادت کو ایسے ذوق و شوق سے ادا کیا جائے کہ بقول سرور کائنات نماز پڑھنے والے کا دل "مسجد میں ٹنکا ہوا" نظر آئے۔ یعنی جب وہ ایک نماز سے فارغ ہو تو اس کے دل و دماغ کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اس کے کان دوسری اذان کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر جب وہ مسجد سے باہر آئے تو ایسا ہو کہ گویا وہ اپنا دل مسجد میں ہی چھوڑ آیا ہے۔ یہ وہی حقیقت ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام "دست باکار و دل بایار" کے لطیف الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

دوستوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے، کہ رمضان کا آخری عشرہ روحانیت کے زبردست انتشار کی وجہ سے دعاؤں کی قبولیت کا خاص زمانہ ہے اور اسی عشرہ میں وہ رات بھی آتی ہے جسے قرآن مجید میں لیلۃ القدر کے نام سے یاد کیا گیا ہے جس میں ایک طرف خدا تعالیٰ کے افضال و رحمت کی وسعت اور دوسری طرف مخلص بندوں کی دعاؤں کی قدر و قیمت بے انتہا بڑھ جاتی ہے وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون دعاؤں کے فلسفہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں کہ:۔

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اسکے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اسکو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس ق

قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کا موت اختیار کرنا ہے۔"

کاش ہمیں یہ موت میسر آجائے!

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۹ء)

تعلیمی نظام کے سلسلے میں مسلمانوں کیلئے صحیح راہ عمل

سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقت افروز ارشادات

از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

ہمارا معاشرہ آج جن اخلاقی بے ضابطگیوں کا شکار ہے۔ ان سے نجات پانے اور اپنے ملک و قوم کو سر بلند کرنے کے لئے ہمیں ایک جدید نظام تعلیم کی ضرورت ہے — یہ وہ آواز ہے۔ جو کئی سالوں سے ہمارے آویزۂ گوش بنی ہوئی ہے۔ اور آج پاکستان میں شاید ہی کوئی وقیع اخبار ہوگا۔ جس نے اب تک اس بارہ میں اپنا نقطۂ نگاہ پیش نہ کیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب سے ہماری موجودہ حکومت نے تعلیمی کمیشن مقرر کیا ہے۔ ملک بھر کی علمی فضاء جدید نظام تعلیم کی ضرورت کے نعروں سے گونج اٹھی ہے۔

جہاں تک حقائق کا تعلق ہے۔ یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے ملک کے ارباب علم و دانش کے خیالات کے مطابق ہمیں ایسے نظام تعلیم کی سخت ضرورت ہے جس کی تشکیل نہ تو انگریز کی مصلحت کوشیوں کی شرمندۂ احسان ہو۔ اور نہ ہی اس کی تخلیق ان قدامت پسند علماء کی ذہنی کاوشوں کی اختراع ہو۔ جو کسی صورت میں بھی علوم جدیدہ کی تحصیل کے حامی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ایسے نظام تعلیم کی شدید ضرورت ہے۔ جس کا دامن صرف اس تعلیمی نصاب سے ہی مالا مال نہ ہو۔ جس کو انگریز نے مدون کیا تھا۔ اور ابتداءً علیگڑھ کالج نے اسے مسلمانوں میں فروغ دیا تھا۔ اور نہ ہی اس کا علمی کورس ان قدیم کتب تک ہی محدود ہونا چاہیئے۔ جن کو انگریز دشمنی کے نتیجہ میں ہنگامۂ غدر کی خون آشامیوں کے بعد دار العلوم دیوبند کے حلقۂ درس و تدریس میں شامل کیا گیا تھا۔ بلکہ ہمیں ایسے نظام تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو ان دونوں کے بین بین ترتیب دیا گیا ہو۔

جدید مغربی علوم اسلامی چشمۂ حیات سے دور لے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اگر ہم محض دینی نصاب اپنے ہاں رائج پذیر کریں گے۔ تو ہم اسی جمود و قدامت پرستی اور کورانہ تقلید کا شکار ہو جائیں گے۔ جس کی سزا دہی کے لئے ہمیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ اس صورت میں ہم موجودہ ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش نہ چل سکیں گے۔ بلکہ تباہی و بربادی کے گڑھے میں گر کر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ ہم اپنے ہاں اس نظام تعلیم کو جاری کریں۔ جو عصر حاضر کے جدید تقاضوں کو بھی پورا کرے۔ اور ہماری دینی اقدار کا بھی محافظ ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ وہی نظام تعلیم ہو سکتا ہے۔ جو دینی علوم اور مغربی نظام تعلیم کے بین بین ترتیب دیا گیا ہو اور ان دونوں کی خوبیوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہو۔ اس میں اگر قدیم علوم ہمیں عظمت ماضی کے افسانے سناتے ہوں تو حال کے علوم جدیدہ کے کمالات بھی جھلکا رہے ہوں۔

سو یہ وہ نظام تعلیم کا صحیح بنیادی تصور ہے۔ جس میں ہماری قومی زندگی کا روشن مستقبل مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان کا ہر صاحب بصیرت انسان اس امر پر زور دے رہا ہے کہ مدرسہ دیوبند اور علیگڑھ کالج زندگی کے جن دو مختلف رجحانوں کے حامل ہیں ان دونوں کی بنا ہمیں سخت ضرورت ہے۔ اور ان دونوں کے صحیح امتزاج میں ہی ہماری قومی زندگی کا راز پنہاں ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ آج ہی نہیں۔ بلکہ آج سے ایک صدی پیشتر بھی ہمیں ایسے ہی نظام تعلیم کی سخت ضرورت تھی اور اس وقت حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ بھی دلائی تھی۔ اگر ہم اس پر عمل کرتے تو ہمارا قافلہ حیات آج اس منزل پر سرگرداں نہ ہوتا جہاں آج ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔

وہ لوگ جنہیں اپنی گذشتہ صد سالہ تاریخ سے آگہی حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ فرمایا تھا۔ جب برصغیر ہند و پاک کے مسلمان دست بریدہ اور پاشکستہ قوم کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی عظیم اکثریت دو مختلف علمی مکاتیب میں بٹ چکی تھی۔ اور ہر ایک اپنے اپنے محاذ فکر سے دوسرے پر تکفیر کے گولے برسا رہا تھا۔ جب کہ بیرونی طور پر پادری اور پنڈت بھی اسلامی قلعوں پر پوری تندہی سے حملہ آور تھے۔ مسلمان کی بے کسی کا یہ عالم تھا۔ کہ ان کا وہ طبقہ جو مذہبی اجارہ داری کا علمبردار تھا، وہ فکر و اجتہاد کے تمام دروازے بند کئے مسجدوں کے گنبدوں میں صرف نحو کی پیچیدگیاں سلجھانے میں مصروف تھا۔ اور وہ طبقہ جو خود کو جدید علوم کی جلوہ سامانیوں سے مطلع انوار بنانے میں مشغول تھا اس کی ساری کائنات علم یہ تھی کہ وہ اسلامی اقدار کی تمام متاع کو اپنی کشتیٔ فکر میں رکھ کر مغربی طوفانِ ضلالت کے تھپیڑوں کی نذر کر چکا تھا یہ وہ بھیانک اور پُر آشوب زمانہ تھا۔ جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ فرمایا اور آپ نے مایوس اور ہراساں مسلمانوں کو یہ جانفزا مژدہ سنایا کہ اسلام کے لئے روشن مستقبل مقدر ہے۔ اور مسلمان ایک دفعہ پھر گذشتہ شان و شوکت سے ہمکنار ہوں گے۔ اور اسلام اپنی ازلی ابدی صداقتوں کی نئی روشنی سے کفر و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کے پیراہن چاک کرکے رکھ دے گا۔ اور علوم جدیدہ کے تمام مکر و فریب کے تانے بانے ادھیڑ کر حقیقت کو بے نقاب کر دکھائے گا۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"حال کے علوم جدیدہ ایسے
ہی زور آور حملے کریں کیسے

ہی فلسفے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۹۸ تا صفحہ ۲۵۷)

پھر فرماتے ہیں :-

"اے بندگانِ خدا یقیناً یقین رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا رہا ہے۔ یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی پوری مدافعت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔

قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب ..... ختم نہیں ہو سکتے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۵ تا صفحہ ۳۱۲)

یہ وہ مرکزی نقطۂ خیال تھا جس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے حکمِ الٰہی سے تجدید و احیائے اسلام کے کام کو آغاز دیا تھا اور اس کو شرمندہ تکمیل کرنے کے لئے ایک مثالی دارالعلوم قائم فرمایا تھا۔ جس کے جدید نظامِ تعلیم کی تشکیل کے لئے آپ نے قدیم اور جدید علوم کے سرچشموں سے استفادہ کو لازمی قرار دیا تھا اور کسی ایک سرچشمۂ علم پر قناعت کرنے کو زہر ہلاہل سے بھی خطرناک تعبیر فرمایا تھا۔ حضور اسی نظام تعلیم کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں ان مولویوں کو سخت غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور یہ قرار کر بیٹھے ہیں کہ گویا سائنس اور اسلام بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی کمزوری چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۶)

علیگڑھ کالج والوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں :-

"مجھے یہ بھی تجربہ ہے ..... کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ ...... بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس امر کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔ اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے ...... آج کل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۷)

پھر حضورؑ ہر دو مکاتیب فکر کی بے راہ روی پر بصیرت افروز تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنائیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔ یہ تو نئی روشنی والوں کا حال ہے۔ جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامیٔ دینِ متین سمجھتے ہیں۔ ان کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لبِ لباب یہ ہے کہ صرف و نحو کے جھگڑوں اور الجھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰)

حضرت مہدیٔ زماں اور مسیح دوراں علیہ السلام کے ان بصیرت افروز ارشادات سے واضح ہے کہ آپ نہ تو مدرسۂ دیوبند کے طریق تدریس پر مطمئن تھے اور نہ ہی آپ علیگڑھ کالج کے نظامِ تعلیم پر خوش تھے۔ بلکہ آپ ان دونوں کے علی الرغم اسلامی علوم کی ایسی مثالی درسگاہیں قائم کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ جن میں بیک وقت دینی اور دنیاوی علوم پڑھائے جائیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے مسلم نوجوانوں کو اس رنگ میں تعلیم دی جائے کہ وہ نہ صرف خود کو علوم جدیدہ کی بدظنیوں اور گمراہیوں سے بچائیں۔ بلکہ وہ دوسروں کو بھی ان کی ہلاکت خیزیوں سے نجات بخشیں اور خدمتِ دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے ان کو حاصل کریں۔

حضورؑ ایک اور مقام پر یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ جدید اسلامی طریق تعلیم ابتدائی کلاسز سے ہی شروع کیا جانا چاہیئے۔ آپ کے مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اس کا آغاز آغوشِ مادر میں ہی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ آپ کے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے۔

"مامن مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ" (بخاری و مسلم)

لیکن بہر صورت ایک مفروضہ نصابی تعلیم کا آغاز اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب بچہ کسی علمی درسگاہ کا رخ کرے گا۔ سو حضورؑ کے ارشاد کے مطابق اس وقت سے ہی اسلامی طریق تعلیم کو جاری کرنا ہوگا۔ ورنہ اس کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے۔

حضورؑ فرماتے ہیں :-

"تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو اور میری ابتداء سے ہی یہ خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔ دیکھو! تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی ہے۔ کتنی لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۸)

(باقی)

الفرقان کی توسیع اشاعت میں خاص اعانت

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور نے رسالہ الفرقان کی توسیع اشاعت کی غرض سے مبلغ یکصد روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھا اللہ خیراً۔ اس عطیہ سے چالیس رسالے نصف قیمت پر معلمین حضرات کے نام جاری کر دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کا انہیں اجر بخشے۔ اور جناب شیخ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

ضروری اعلان

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کا انتخاب نئے عہدیداران کی منظوری کے بعد ہوگا۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

درخواست دعا

اگرچہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے میرے مفلوج حصہ میں سردی کا احساس قدرے کم ہے۔ لیکن دوسرے عوارض اسی طرح ہیں بلکہ دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مایوس نہیں ہوں۔ لہذا ان مبارک ایام میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان۔ اور دیگر احباب جماعت سے خصوصیت سے اپنی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان محلہ دارالصدر غربی ربوہ

ولادت

مورخہ ۲۶ مارچ بروز جمعرات خدا تعالیٰ نے بندہ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ بچی کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مستری محمد عبد اللہ ربوہ آئرن سٹور غلہ منڈی ربوہ

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

کراچی

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء بروز اتوار ۵-۱۵ بجے شام احمدیہ ہال میں مکرم حافظ عبد السلام صاحب کی زیر قیادت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ عبد العزیز صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد سید صفدر شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپ کی بعثت کے ساتھ نشانات کا ظہور سے متعلق وضاحت سے تقریر فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دُنیا کے سامنے کوئی نیا مذہب پیش نہ کیا بلکہ اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے مسلمانوں کو بڑے درد اور سوز سے پکارا کہ آؤ جو محض خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے اسلام کی خاطر قربانی کرنے پر آمادہ ہے تو وہ مرے ساتھ آئے اور اسبات کا عہد کرے کہ ہم دین کو دنیا پہ مقدم کریں گے۔

مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب کی تقریر کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے اپنی ایک نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں پڑھ کر سنائی۔ آخری تقریر مکرم بابو اللہ داد خاں صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت زمانے کی کیا حالت تھی۔ آپ نے اسلام کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب کے صدارتی ریمارک پر جلسہ برخاست ہوا۔ جماعت کے انتظام کے تحت اجتماعی افطاری کا بھی اس موقع پر انتظام کیا گیا تھا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ کراچی

پاک پٹن

مورخہ ۲۲/۳/۵۹ کو چوہدری غلام احمد خاں صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا تلاوت قرآن میاں احمد دین صاحب نے کی۔ سید مبارک احمد۔ سلطان احمد خاں۔ محمد صادق صدیق اور منصور احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں اور جناب چوہدری غلام احمد خاں صاحب امیر جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان فرماتے ہوئے کئی ایک الہام اور پیشگوئیاں بھی فرمائیں۔ اور ان کی تشریح کی۔ مستورات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ بعد دعا کے ۱۰ بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپٹن

نصرت آباد

بعد نماز عصر مورخہ ۲۲/۳/۵۹ کو جلسہ یوم مسیح موعود کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول پاک کے بعد مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ ان کے بعد خاکسار نے دوستوں کو حضرت مسیح پاک کی تاریخی بیعت لدھیانہ کی تفصیل بتائی۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا

(امیر جماعت احمدیہ تھرپارکر)

جمال پور

مورخہ ۲۲/۳/۵۹ بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ جمالپور کا جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری رستم علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمال پور منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد نظم عزیزم لطیف اللہ صاحب نے دو نظمیں سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ چوہدری اسمٰعیل صاحب نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں چوہدری عبد الرحمٰن صاحب انسپکٹر وقف جدید نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی یہ جلسہ ۹½ بجے رات بخیر وخوبی بعد از دعا اختتام پذیر ہوا۔

شاہ مہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ

بنوں

مورخہ ۲۲ مارچ بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم نواب زادہ محمد امین خانصاحب جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حوالدار ضیاء الدین صاحب ابن حکیم مولوی نظام الدین صاحب نے تاریخ احمدیت سے کچھ حصے پڑھے پھر خاکسار محمد اسماعیل ذبیح نے تقریر کی۔ بعد ازاں امیر صاحب نے بھی اسی موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

تاندلیانوالہ

۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء بروز اتوار بعد نماز عصر جلسہ مسیح موعود ٹھیک چار بجے شام زیر صدارت سید فخر الاسلام صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام شروع ہوا۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار عبد الرحمٰن نے کی

۲۔ عزیز شیخ نعمت الرحمٰن (پڑپوتا حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ حاجی پور۔ کپور تھلہ) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" خوش الحانی سے زبانی پڑھ کر سنائی۔

(۳) خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اذن الٰہی سے بیعت اولیٰ کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔

۴۔ چوہدری عبد الرشید خانصاحب سیکرٹری مال نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات" مضمون پڑھ کر سنایا۔

آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی اور چھ بجے شام جلسہ بخیر وخوبی برخاست ہوا۔

خاکسار (شیخ) عبد الرحمٰن از تاندلیانوالہ منڈی ضلع لائلپور

اوکاڑہ

جلسہ زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی۔ اور ان کے بعد شیخ ارشاد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد مکرم رحمت اللہ خاں صاحب شاہد نے جلسہ کی غرض وغایت واضح کی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے چند اقتباسات پڑھ کر دوستوں کو سنائے۔ آپ کے بعد محترم چوہدری مہر اللہ صحابی نے حضرت اقدس علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ اور آپ کے بعد محترم چوہدری غلام قادر صاحب صحابی ریٹائرڈ پریذیڈنٹ نے حضرت اقدس کی صداقت معجزات اور سیرت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد اوکاڑہ)

گرونڈی

جماعت احمدیہ گرونڈی ضلع خیرپور کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا صدارت کے فرائض محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو عزیز مبشر احمد صاحب نے کی۔ محمد اسمٰعیل صاحب ریحان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مولوی عبد المجید صاحب۔ محمد اشرف صاحب اور شریف احمد صاحب دیڑھوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور نشانات پر تقریریں کیں۔ بالآخر صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "براہین احمدیہ" میں اسلام کی حقانیت اور جملہ غیر مذاہب کے بطلان پر جو عظیم الشان حربہ پیش کیا ہے۔ وہ آپ کا ایک زندہ جاوید معجزہ ہے۔ اور ہمیشہ قائم رہے گا۔

بالآخر یہ جلسہ دعا پر برخاست ہوا

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

میرپور آزاد کشمیر

جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر کا اجلاس مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء بعد نماز مغرب زیر صدارت پروفیسر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے منعقد ہوا۔ آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ اجلاس کے دوران محمد اجمل صاحب اور مبشر احمد صاحب نے دو تین سے نظمیں سنائیں۔ خاکسار نے اور پروفیسر صاحب موصوف نے تقریریں کیں۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار منیر الدین احمد۔ ابن ڈاکٹر کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب

پنڈ دادنخاں

جماعت احمدیہ پنڈ دادن خاں نے مورخہ ۲۲/۳/۵۹ بروز اتوار مسجد احمدیہ میں بعد نماز ظہر زیر صدارت حافظ ملک محمد حسین صاحب جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے بعد ملک ظریف حسین صاحب نے نظم پڑھی اسکے بعد خاکسار نے بعثت "مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" پر تقریر کی حافظ ملک محمد حسین صاحب نے "مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت" پر مدلل تقریر فرمائی اسکے بعد صدر محترم نے دعا فرمائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار ڈاکٹر ممتاز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈ دادنخاں

گھٹیالیاں

مورخہ ۲۲/۳/۵۹ بعد نماز ظہر زیر صدارت شیخ غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں یوم مسیح موعود کا جلسہ ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب زاہد عربک ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول گھٹیالیاں اور مولوی محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تقاریر کیں

محمد احمد بھٹی
ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول گھٹیالیاں

فاستبقوا الخیرات

ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات (سورہ بقرہ ع ۱۸)

اور ہر ایک شخص کا ایک نہ ایک مطمح نظر ہوتا ہے (وجھۃ کے معنے ہیں وہ مقصد جس کی طرف انسان توجہ رکھتا ہے۔) جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے۔ سو تمہارا مطمح نظریہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (تفسیر صغیر)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اعلیٰ درجے کی نیکی ہے۔ ایسی نیکی جس کے بغیر کوئی شخص سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ پس ان جماعتوں کی فہرست نیچے درج کی جاتی ہے۔ جن کی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی نسبتاً اچھی ہے۔ یہ فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی گئی ہے۔ یہاں اس لئے شائع کی جاتی ہے کہ دوسرے تمام احباب بھی ان جماعتوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ نیز جماعتوں کو ایک دوسرے کی کارگزاری کا علم ہو جائے اور وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے مزید کوشش کر سکیں۔

اب صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں بمشکل ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے میں ان تمام جماعتوں کے احباب سے التماس کرتا ہوں کہ جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے۔ اسے آئندہ ایک مہینہ میں پورے جوش اور محنت سے کام لے کر پورا کر دیں۔ جن جماعتوں کے نام اس فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ انہیں اور بھی زیادہ توجہ اور جدوجہد کی ضرورت ہے تا ۳۰ اپریل تک ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔ اور کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے محروم نہ رہے۔ اللّٰھم آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

وصولی چندہ عام وحصہ آمد سو فیصدی!

نام ضلع — جماعتیں

ضلع جھنگ :- ڈاور۔ گھیانہ

ضلع ملتان :- ۲۲/10-R۔ چاہ کتو والہ۔ ۱۲۲/10-R

ضلع لائلپور :- ۱۲۲/R.B والہ۔ ۲۷/ج ب کلاں۔ ۲۶۱/R.B ادھوڑی ڈیچکوٹ۔ ۱۳۳/ج ب ڈھیروکے
۷۰/R.B کھیم سنگھ ۷۲/گ ب۔ ۱۳۲/گ ب۔ تاندلیانوالہ

ضلع منٹگمری :- عارف والہ۔ دیپالپور۔ گگو۔

ضلع لاہور :- مزنگ لاہور۔ لاجپہ جنگ

ضلع گوجرانوالہ :- پنڈی بھٹیاں۔ پنج پہتھ۔ چک پٹھان۔ موہن پور ڈوگراں۔

ضلع سیالکوٹ :- درگانوالی۔ بھاگووال۔ مرل۔ چندر کے منگولے۔ گھنوکے ججہ۔ گھٹیالیاں ہائی سکول
کالیکے ناگرے سلہریاں ۱۸۳ مراد۔ ۱۶۹/7-R

ضلع گجرات :- گجرات شہر۔ چک سکندر۔ تجال۔ ترکھانٹ۔ گوڑھا جٹاں

ضلع شاہپور :- ۳۵ ج۔ ۱۶۸/۱۷۱ منگلہ۔ کھائی کلاں۔

ڈویژن پشاور :- مانسہرہ۔ نوشہرہ چھاؤنی

ضلع کوہاٹ :- کوہاٹ — ضلع سبی۔ سبی

ڈویژن خیرپور :- سکھر۔ روہڑی۔ جیکب آباد۔ قمر آباد۔ دریا خاں مری

ضلع حیدرآباد :- ٹنڈو اللہ یار۔ سنجر چانگ

وصولی چندہ عام وحصہ آمد۔ نوّے ۹۰ فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ :- دارالرحمت غربی ربوہ۔ باب الابواب ربوہ۔ دارالنصر ربوہ۔ ۲۲۵ چکانہ

ضلع ملتان :- کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ۔ ۵۷۹/E.B

ضلع لائلپور :- کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔ ۳۳۸/ج ب نواں لاہور ۴۴۴/گ ب ۵۵۹/گ ب
احمد آباد ۵۹۱/گ ب گنگاپور۔ ماموں کانجن

ضلع لاہور :- دہلی دروازہ لاہور۔ سول لائن (لاہور) کوچہ چابکسواراں لاہور۔ قصور۔ کمس

ضلع منٹگمری :- ۲۶۳/E.B

ضلع شیخوپورہ :- ۲۹ ڈیرہ

ضلع — جماعتیں

ضلع گوجرانوالہ :- سہاوا ڈھلواں۔ واندو رچلوکی۔ گرمولا ورکاں

ضلع سیالکوٹ :- کوٹ کرم بخش

ضلع مظفرگڑھ :- مظفرگڑھ شہر۔ لیہ

ضلع گجرات :- منڈی بہاؤالدین۔ کمیانہ۔ دھوریہ۔

ضلع شاہ پور :- خوشاب۔ ۳۲ ج متہ ۳۳۔ سیالیوال۔ ۱۵/M.B۔ ۱۰۸ ج

ضلع جہلم :- چکوال۔

ضلع راولپنڈی :- ٹیکسلا۔

ضلع پشاور :- پبی

ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں :- سرائے نورنگ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

ضلع نواب شاہ :- مورو۔ گوٹھ مراد خاں۔ چانڈیہ۔

ضلع تھرپارکر :- ۲۷۰ الف۔ کاچیلو۔

وصولی چندہ عام وحصہ آمد اسّی فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ :- دارالصدر شرقی (ربوہ)۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ چنیوٹ

ضلع ملتان :- ملتان شہر۔ دوبحران۔ چاہ احمد یار والہ۔ ہانی سنیال۔

ضلع لائلپور :- لائلپور شہر ۳۹/ج ب۔ ۸۹/ج ب رتن۔ ۲۷۵/ب-R کرتار پور۔ ۲۲۰/R.B
رام پور چوہلہ۔ ۳۰/ج ب جڑانوالہ۔ ۲۷۸/گ ب۔ شیرکا۔

ضلع منٹگمری :- منٹگمری شہر ۵۵/2-L۔ محمود پورہ اوکاڑہ۔ بیرک

ضلع لاہور :- مصری شاہ لاہور۔ بھاٹی دروازہ لاہور۔ سلطان پورہ لاہور۔ سنت نگر لاہور۔ لاہور چھاؤنی۔ لدھیکے نیویں۔

ضلع شیخوپورہ :- ۱۱۷ چھور۔ آبنہ کرم پورہ۔

ضلع گوجرانوالہ :- لبقاپور۔ مہنگے۔ دروشکے۔

ضلع سیالکوٹ :- سیالکوٹ چھاؤنی۔ مانگا جانگریاں۔ بنّے۔ دسّنکے۔ رنگے پور الدھر
عہدی پور۔ بن باجوہ۔ ڈگری گھمن۔ نوشہرہ گگّے زیاں۔ جھورکا ہلون

ڈویژن بہاولپور :- جتوئی ۹۳/T.D.A ڈیرہ نواز خاں۔ ۱۹۱ مراد۔ بہاولنگر شہر۔ ۱۶۶ مراد
۲۲۳/9-R۔

ضلع گجرات :- گولیکی۔ سوک کلاں۔ بھلیر۔

ضلع جہلم :- کھیوڑہ۔ ترقی۔

ضلع شاہپور :- سرگودھا۔ گھوگھیاٹ۔ شاہ پور (صدر) ۳۹/D.D۔ ۲/T.D.A

ضلع راولپنڈی :- گوجرخان۔ کہوٹہ۔

ڈویژن پشاور :- کیمل پور۔ کوٹ فتح خان۔ خلیل مرکزی اچینی پایاں

ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خاں :- بنوں شہر۔ میانوالی شہر۔

ضلع قلات :- قلات شہر۔

ڈویژن خیرپور :- صوبہ ڈیرہ رشکار پور۔ ڈویژن حیدرآباد۔ جیمس آباد۔
بشیر آباد۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔

آزاد کشمیر :- مظفرآباد۔ سکرور۔

وصولی چندہ عام وحصہ آمد۔ دو تہائی یعنی ۶۶.۷ فیصدی سے زیادہ

جھنگ :- دارالصدر جنوبی (ربوہ) دارالرحمت وسطی (ربوہ) دارالبرکات (ربوہ)
دارالیمن (ربوہ) احمد نگر متصل ربوہ۔ بستی دریام کوٹ سلطان۔ جہل بھٹیاں

ملتان :- ملتان چھاؤنی۔ علی پور۔ ۴۹۱/E.B۔ میاں چنوں۔ ۱۰/10-R۔ شیخ پور کہنہ چاہ
گھینے والہ۔ ۴۴۳/W.B آدم دراں۔

لائلپور :- ۱۲۷/R.B بہلولپور۔ ۱۳۶/R.B چھاڑنگ سالار والہ۔ ۱۹۵/R.B جنڈانوالہ۔
۵۰/ج ب سٹھیالہ۔ ۲۷/R.B سیتلاں۔ ۳۶۹/ج ب جودھانگری۔ ۱۴۸ چوہڑ۔
۴۳۶/گ ب کھٹھڑ کالو۔ ۹۶/گ ب مریح۔ ۱۰۸/R.B چوہدریوالہ۔ ۱۰۵/گ ب بنگے
۶۱/R.B بیدیانوالہ

منٹگمری :- پاکپتن۔ ۶/11-L۔ ۲۸۵/E.B۔ بصیر پور

لاہور :- گڑھی شاہو (لاہور)، ماڈل ٹاؤن (لاہور) ماندو کوچہ۔ ملتوال۔ ملیانی۔

شیخوپورہ :- سید والہ۔ مریدکے۔ بیدادپور۔ ۲۵ ستھیالی۔ بلوکے۔ ۴۲ ننکے کی۔
بیگم کوٹ۔ مرڑہ بلوچاں۔ شیروکے۔ تمجلی۔

"تبت کے معاملات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے"

بھارتی حکومت کو کمیونسٹ چین کا مشورہ

نئی دہلی ۳۰ مارچ کمیونسٹ چین کی سرکاری نیوز ایجنسی کے ایک اعلان میں بھارت سے کہا گیا ہے کہ وہ تبت کے معاملات میں مداخلت سے احتراز کرے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ تبت کے باغی بھارت سے امداد حاصل کر رہے ہیں —— ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب نئی دہلی تبت کے باغیوں کی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ہے۔ بھارت کی طرف سے ان الزامات کی تردید کی گئی ہے۔

بھارت میں کمیونسٹ چین کے سفارت خانہ نے اپنے اس الزام کو دہرایا ہے کہ تبت کے باغیوں کا ہیڈ کوارٹر بھارت کے سرحدی شہر کالمپانگ میں ہے سفارت خانہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ تبت کے سابق وزیر اعظم مسٹر لکھن گوا دہلی میں ہیں اور وہ دہلی میں بیٹھ کر تبت کے باغیوں کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ دوسرے کئی باغی بھی دہلی اور بھارت کے دوسرے مقامات پر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ نیز تبت کے باغیوں کو دوسرے ملکوں سے بھی اسلحہ اور روپیہ مل رہا ہے۔

درخواست دعا

مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔